

ملک کی مرکزی نماز جمعہ،تہران میں رہبر معظم انقلاب اسلامی کے امامت میں ادا کی گئیـ ـ 2 Sep/ 12 | 2009

رہبر معظم انقلاب اسلامی حضرت آیۃ اللہ خامنہ نے ماہ رمضان کے تیسرے جمعہ کے موقع پر تہران کے روزہ داروں کے با شکوہ اور عظیم اجتماع سے خطاب کر تے ہوئے امیر المؤمنین حضرت علی علیہ السلام کی سیاسی حکمت عملی اور راہ و روش پر روشنی ڈالتےہوئے ، امام خمینی کی سیاسی حکمت عملی اور سیرت کو ، سیاست علوی کے مطابق قرار دیا اور اس بات پر تاکید کی کہ عالمی یوم قدس ، عظیم الشان امام کی سب سے برجستہ یادگاروں میں سے ایک ہے اور خدا کے فضل و ہدایت کے سایے میں آنے والے جمعہ کے دن ، ہماری عظیم اور بیدار قوم ، اتحاد و یکجہتی کا مظاہرہ کرتے ہوئے ، دنیا کی ظلم ستیز قوموں کی صف اول میں فلسطین کے مظلوم عوام کی حمایت کا پر چم لہرائے گی ۔

موصوف نے یوم قدس کو ، بیت المقدس سے " امام ، انقلاب ، اور ملت ایران " کے والہانہ عشق کی علامت قرار دیا اور ایران کے اس اقدام پر عالمی استکبار اور صیہونیوںکے غیض و غضب کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا : دشمن نے ہمیشہ ہی ان مظاہروں کو کمزور کرنے کی بھر پور کوشش کی ہے لیکن ہماری باشرف قوم ، تہران اور پورے ملک میں اس دن کو پورے تزک و احتشامکے ساتھ منائے گی اور ایران کی پیروی کرتے ہوئےدنیا کے دیگر ممالک کے مسلمان بھی اس دن کو پوری شان و شوکت سے منائیں گے اور ایک بار پھر قدس کی یاد کو تازہ کریں گے ۔

رہبر معظم انقلاب اسلامی نے یوم قدس کو ایرانی قوم کےاتحاد و یکجہتی کا مظہر قرار دیتے ہوئے کسی بھی قسم کے اختلاف و تفرقہ سے مقابلہ کرے پر زور دیتے ہوئے فرمایا : ہمارے عوام ہوشیار رہیں کہ کہیںبعضافراد ان عظیم مظاہروں کو اختلاف و تفرقہ ڈالنے کے لئیے استعمال نہ کریں چونکہ فلسطین کیحمایت کی پرچمداری صرف ایرانی قوم کے اتحاد کی صورت میں ممکن ہے ۔

رہبر معظم انقلاب اسلامی نے نماز جمعہ کے پہلے خطبے میں ، امیرالمؤمنین حضرت علی علیہ السلام کی سیاسی سیرت اور راہ و روش کے مختلف پہلووں پر روشننیڈالتے ہوئے اسے معنویت اور اخلاق پر مبنی قرار دیا ۔

موصوف نے سیاست میں معنویت اور اخلاق کی اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے اسے عوام اورمعاشرے کے کمال کا باعث قرار دیا اور مزید فرمایا : اگر سیاست ، اخلاق و معنویت سے عاری ہو تو طاقت ، ثروت اور دنیوی اغراض و مقاصد کے حصول کا باعث بنے گی اور سماج اور سیاستدانوں کے گلے کا پہندا بن جائے گی ۔



رہبر معظم انقلاب اسلامی نے امیرالمؤمنین علیہ السلام کی نگاہ میں حکومت کے بے وقعت ہونے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے ، انصاف کے قیام ، طلم و نانصافی سے پیکار اور حق کے دفاع کو امیر المؤمنین علیہ السلام کی جانب سے منصب حکومت کو قبول کرنے کے اسباب و علل کے طور پر گنوایا اور اس بات کی طرف توجہ مبذول کروائی کہ امیرالمؤمنین علیہ السلام کی سیاست کی سب سے بڑی خصوصیت یہ تھی کہ وہ مکر و فریب سے عاری تھی حالانکہ سیکولر اور سیاست اور دین میں جدائی کے نظریہ پر قائم سیاسی نظاموں میں ہر قسم کا مکر و فریب رواہے

موصوف نے مزید فرمایا : امام المتقین کے سیاسی مکتب میں جھوٹ اور مکر کے لئیے کوئی جگہ نہیں ہے اور امیر المؤمنین ہمیشہ ہی اس بات پر زور دیتے تھے کہ کوئی بھی ان سے چاپلوسی اور خوشامدانہ لہجے میں بات نہ کرے ـ

جہاں تک ممکن ہو اپنے مخالفین حتیٰ دشمنوں سے مدارا ، امیر المؤمنین کی سیاست کا ایک اور طرہ امتیاز تھا ، رہبر معظم انقلاب اسلامی نے اس پہلو پر بھی روشنی ڈالی ۔

رہبر معظم انقلاب اسلامی نے فرمایا: حضرت نے مختلف مواقع اور واقعات میں جہاںتک ممکن تھا مخالفین کے سلسلے میں روا داری اور خوش خلقی سے کام لیا لیکن جبکوئی چارہ نہ رہا تب پوری سختی کے ساتھ ان کا مقابلہ کیا۔ رہبر معظم انقلاباسلامی آیت اللہ العظمی خامنہ ای نے دشمنوں اور مخالفین سے عقل و منطق کیروشنی میں گفتگو کو حضرت امیر المومنین علیہ السلام کے سیاسی مکتب فکر کیایک اور خصوصیت قرار دیا اور فرمایا: تمام مخالف دھڑوں اور سیاسی حلقوں سے آپ کاسلوک ایک جیسا نہیں تھا اور آپ ان لوگوں، جو حق پسندانہ اہداف رکھتے تھے لیکن جہالت کی بناپر انحراف کا شکار ہو گئے تھے اور ان لوگوں کے درمیان جوابتدا سے راہ باطل پر گامزن تھے فرق رکھے جانے کے قائل تھے اور ساتھ ہی آپانحراف اور دین کی ظاہری چیزوں کو حربہ بنائے جانے کی شدت سے مخالفت کرتےتھے۔

رہبر معظم انقلاب اسلامی نے دوسرے خطبے کے آغاز میں سیاسی شخصیات اور حلقوں نیزموجودہ و سابق حکام کو مخاطب کرتے ہوئے گزشتہ تیس برسوں کے دوران ملتایران اور انقلاب کی بنیادی تحریک میں رونما ہونے والے کچھ اختلافات کاجائزہ لیا اور بعض اختلافات کی وجہ اصولوں اور نظریات کا اختلاف قرار دیا۔آپ نے فرمایا کہ بعض اختلافات کی وجہ در حقیقت کچھ مفادات تھے جبکہ بعضاختلافات اصولوں پر عملدرآمد کی روش کے بارے میں تھے لہذا ان دونوں کےسلسلے میں مختلف موقف ہونا چاہئے۔ رہبر معظم انقلاب اسلامی آیت اللہ العظمیخامنہ ای نے اختلافات کے سلسلے میں امام خمینی رحمتاللہ علیہ کے موقف کیوضاحت کرتے ہوئے فرمایا: امام (خمینی رہ) حضرت امیر المومنین علیہ السلامکے طرز عمل کی تاسی کرتے ہوئے، معترض سیاسی حلقوں کی ماہیت و حقیقت کےمطابق ان کے سلسلے میں موقف اختیار کرتے تھے۔ رہبر معظم انقلاب اسلامی نے عبوریحکومت،



قصاص کے بل کے مخالفین اور منافقین کی تنظیم کے ساتھ امام خمینیرحمۃاللہ علیہ کے برتاؤ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: امام (خمینی رہ) پہلے تو رواداری برتنے اور نصیحت کرتے تھے لیکن جب یہ روش بے نتیجہ ثابت ہوتیتو پھر دو ٹوک انداز میں اپنی بات کہتے تھے۔ آپ نے اسی سلسلے میں یاددلایا کہ امام (خمینی رہ) کا یہ طرز عمل صدر مملکت سے بھی بلند عہدہ داروں کے سلسلے میں دیکھا گیا، اس طرح سے کہ امام (خمینی رہ) نے اپنی عمر کے اواخر میں ان لوگوں کے سلسلے میں دو ٹوک رخ اختیار کیا جن کے بارے میںمحسوس کر لیا کہ رواداری کی گنجائش نہیں ہے۔ رہبر معظم انقلاب اسلامی نے معترضحلقوں کے انقلابی و مذہبی ماضی کی جانب اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: ان میںبعض اختلافات کی وجہ اصولوں پر عملدرآمد کے سلسلے میں نظریاتی اختلاف تھالیکن بعض لوگوں نے بنیادی قسم کے اختلافات کی مسہ کشی کے ذریعے معاملے کو امام (خمینی رہ) اور انقلاب سے ٹکراؤ کی حد تک پہنچا دیا اورغلط اصولوں کو مہلک زہر کی مانند نظام کے پیکر میں اتار دینے کی کوشش سے ٹکراؤ کی حد تک پہنچا دیا اورغلط اصولوں کو مہلک زہر کی مانند نظام کے پیکر میں اتار دینے کی کوشش مقابلہ کیا۔ آپ نے بنیادی اصولوں میں اختلاف کے مار خلاف طرز فکر اور طرز عمل کے اختلاف کو معاشرے کے لئے مفعت بخش قراردیا اور فرمایا: مختلف نظریات اور تنقیدی افکار والے افراد اور حلقوں کاوجود ملک کے حق میں منفعت بخش قراردیا اور فرمایا: مختلف نظریات اور تنقیدی افکار والے افراد اور حلقوں کاوجود ملک کے حق میں رہے، وہ مسائل نہیں کہ جن کو اصول کا نام دیا جاتا ہے لیکن در حقیقت وہ انقلاب کے اصولوں اوربنیادوں سے بالکل مختلف ہوتے ہیں۔

رہبر معظم انقلاب اسلامی نے فرمایا: پروپیگنڈوں کے بر عکس جو افراد یا حلقے الگنظرئے کے حامل ہیں اور انہیں الگ طرز فکر کا مالک سمجھا جاتا ہے، اسلامینظام کو ان سے کوئی بیر نہیں ہے لیکن اگر کوئی حلقہ ضرب لگانے اور وارکرنے پر اتارو ہو جائے اور انقلاب کے سامنے شمشیر بکف ہوکر کھڑا ہو جائےتو جس طرح دنیا میں کہیں بھی اس چیز کو تحت اس کا مقابلہ کرے گا۔

رہبر معظم انقلاب اسلامی نے ملک کے مختلف مکاتب فکر کے سلسلے میں بیشتر کو اپنیسمت کھینچنے اور کم سے کم افراد کو اپنے سے دور کرنے کو اسلامی نظام کیحکمت عملی قرار دیا اور فرمایا: نظام جب تک مجبور نہ ہو جائے کسی بھی حلقےکے خلاف قدم نہیں اٹھاتا، بنابریں اگر کوئی شخص اور حلقہ تشدد پر اتارو نہہو، معاشرے کے امن و سلامتی کو نقصان پہنچانے کی کوشش نہ کرے، نظام کےبنیادی اصولوں سے نہ ٹکرائے اور افواہیں نہ پھیلائے، اس وقت تک وہ اپنیسرگرمیاں انجام دینے اور اظہار خیال کرنے کے لئے آزاد ہے اور کسی کو اس پراعتراض نہیں ہے۔

رہبر معظم انقلاب اسلامی نے خطبہ دوم میں سیاسی کارکنوں اور شخصیات نیز با اثرافراد کو انحراف اور بد عنوانی کے سلسلے میں نرمی دکھانے کی جانب سے محتاطرہنے کی بار بار نصیحت کیـ آپ نے چھوٹے انحراف اور لغزش کے سلسلے میں عدمحساسیت کو بڑی لغزش اور سقوط کا مقدمہ قرار دیا اور قرآنی آیت کی روشنیمیں فرمایا: لغزشیں تدریجی طور پر انسان کو اندر سے بد عنوان بنا دیتی ہیںاور یہ بد عنوانی کبھی عمل اور کبھی کبھی نظرئے میں انحراف پر منتج ہوتیہے، بنابریں سب کے سب تقوی کے تقاضے پورے کرتے ہوئے ایک دوسرے اور



منجملہاپنے اہل خاندان کے سلسلے میں محتاط رہیں۔ رہبر معظم انقلاب اسلامی نے اسی ضمنمیں عوام کو حکام کو نصیحت کرنے کی دعوت دی اور فرمایا: عوام مختلف طریقوںاور روشوں سے حکام کو نصیحت کریں تاکہ وہ لغزش کا شکار نہ ہو جائیں کیونکہحکام کی لغزش، نظام، ملک اور عوام سب کے لئے زیادہ خطرناک ہے۔ آپ نےاسلامی نظام کو بھی ایک انسان کی مانند لغزش، انحراف اور بد عنوانی کی زدپر بتایا اور فرمایا: اگر ہم سب نے احتیاط سے کام نہ لیا تو ممکن ہے کہاسلامی جمہوریہ کا نام اور ظاہری شکل تو باقی رہ جائے لیکن نظام کی سیرتبروش اور کارکردگی غیر اسلامی ہو جائے۔ رہبر معظم انقلاب اسلامی آیت اللہ العظمیخامنہ ای نے کھلی فضا میں عدل و انصاف، دینی طور طریقے اور اخلاق اسی طرحفکری، علمی و صنعتی ترقی کی جانب معاشرے اور ملک کی پیش قدمی اور دشمنوںاور ظلم کے عالمی محاذ کے مقابلے میں استقامت و پائیداری کو فساد و بیماریسے نظام کی سلامتی کی نشانیاں قرار دیا اور فرمایا: عوام بیدار رہیں اوریاد رکھیں کہ اگر معاشرے اور نظام کی روش اس سے مختلف ہو اور بڑے طبقاتیفاصلے، فساد و فحاشی کے لئے آزادی کے استعمال اور دنیا کی تسلط پسندطاقتوں کے سامنے پسپائی کا جذبہ اور احساس کمزوری جیسے مسائل پیدا ہوجائیں تو انہیں اسلامی نظام کی بیماری کی علامت سمجھنا چاہئے۔

رہبر معظم انقلاب اسلامی نے امام خمینی کے اصولوں اور نعروں پر سنجیدگی سے عملاًوری کو مسائل کا حل اور قومی افتخار و وقار و ترقی کی ضمانت قرار دیا اورفرمایا: جیسا کہ حالیہ بلووں کے دوران عیاں ہوا، دشمن نظام کو حاصل عوامیحمایت پر ضرب لگانے کے لئے ہر آن تیار بیٹھا ہے لہذا سب کو ہوشیار رہناچاہئے۔ رہبر معظم انقلاب اسلامی نے بارہ جون کے انتخابات میں پچاسی فیصدی یعنیچار کروڑ رائے دہندگان کی شرکت کو نظام پر عوام کے اعتماد کا دلکش نظارہقرار دیا اور فرمایا: دشمن اور بد قسمتی سے کچھ اندر کے لوگ اس حقیقت کونظر انداز کر دیتے ہیں اور عوام کے عدم اعتماد کی بات کرتے ہیں، انشاءاللہ سب دیکھیں گے کہ آئندہ برسوں کے انتخابات میں بھی، دشمنوں اور داخلیغافل کے نا واقف افراد کی کوششوں کے باوجود عوام پر زور شرکت کریں گے۔

رہبر معظم انقلاب اسلامی نے ہر حکومت کے لئے دوست اور دشمن کے وجود کو فطری باتقرار دیا اور فرمایا: دنیا میں کوئی حکومت ایسی نہیں ہے کہ ملک کے اندراور باہر سارے افراد اس کے حامی یا سب کے سب اس کے مخالف ہوں۔ تاریخ میںبھی ہر حکومت کے کچھ مخالف اور کچھ حامی رہے ہیں، البتہ یہ دیکھنا ضروریہے کہ کس قسم کے افراد حکومت کی مخالفت یا حمایت کر رہے ہیں۔

آپ نے ایران سے عالمی لٹیروں اور سامراجی عناصر منجملہ امریکا اور برطانیہکی دشمنی اور خبیث صیہونیوں کی مخالفت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: یہمخالفتیں ملت ایران کے لئے باعث فخر ہیں، اس سے کسی کو ہراساں ہونے یادشمن کے سامنے ہتھیار ڈال دینے کی ضرورت نہیں ہے، دنیا بھر میں با ایمان وحریت پسند قومیں اور خود مختار سیاستداں اس قوم اور اس نظام کے حامی ہیںاور یہ صف بندی اسلامی جمہوریہ کی حقانیت کی علامت ہے۔ رہبر معظم انقلاب اسلامینے ملک اور اس کے درخشاں مستقبل کو نوجوان نسل سے متعلق قرار دیا اورفرمایا: عزیز نوجوانوں کو چاہئے کہ ہوشیاری اور احساس ذمہ داری کے ساتھ اسنظام کے تسلسل و تکمیل کے لئے کوششیں کریں کیونکہ نظام کی سائنسیہاقتصادی، سیاسی، اطلاعاتی اور عالمی قوت و طاقت پوری قوم کے عز و



وقاربالخصوص ملک کے بلند ہمت نوجوانوں کے لئے مایہ افتخار ہوگیہ

رہبر معظم انقلاب اسلامی نے خطبہ دوم میں کے آخری حصے میں عمومی ہوشیاری کوضروری قرار دیا اور فرمایا: عوام ہوشیار رہیں کہ کچھ عناصر ان حرکتوں کےذریعے جو گزشتہ دس برسوں کے دوران پہلے بھی انجام دے چکے ہیں لیکن قوم کیہوشیاری سے ان پر قابو پا لیا گیا، قوم کے سامنے نقلی اسلامی جمہوریہ نہپیش کر دیں اور امام (خمینی رہ) اور انقلاب کے ہمیشہ تر و تازہ رہنے والےپر کشش نعروں کو کمزور نہ بنا دیں۔

رہبر معظم انقلاب اسلامی نے نماز جمعہ کے خطبوں میں آیت اللہ طالقانی مرحومہآیت اللہ مدنی شہید کو یاد کیا اور فرمایا: ان دونوں عظیم شخصیتوں کی یادنماز جمعہ سے وابستہ ہو گئی ہے اور ایرانی قوم اور تاریخ ان کی خدمات کوکبھی فراموش نہیں کرے گیـ